مؤسسة المؤمل الثقافية
AL-MU'AMMAL CULTURAL FOUNDATION

مثالی وصیت نامہ



مرتب
یوسف اسدزادہ

ترجمہ، تحقیق وتلخیص
المؤمل کلچرل فاؤنڈیشن

مثالی وصیت نامہ

مرتب

یوسف اسد زادہ

ترجمہ، تحقیق و تلخیص

المؤمّل کلچرل فاؤنڈیشن (ممبئی شعبہ)

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	مثالی وصیت نامہ
مرتب	:	یوسف اسدزادہ
ترجمہ، تحقیق و تلخیص	:	المؤمل کلچرل فاؤنڈیشن (ممبئی شعبہ)
کمپوزنگ	:	ڈیزائین سٹاپ
سال طبع	:	رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ (جولائی ۲۰۱۳ء)
ناشر	:	المؤمل کلچرل فاؤنڈیشن، سرفراز گنج۔ لکھنؤ
تعداد	:	۲۰۰۰
قیمت	:	۲۰ روپیہ

ملنے کے پتے

المؤمل کلچرل فاؤنڈیشن، سرفراز گنج، لکھنؤ 0522-2405646

المؤمل کلچرل فاؤنڈیشن شعبہ ممبئی 09969408014

ادارۂ اصلاح، مسجد دیوان ناصر، لکھنؤ 0522-2261954

عباس بک ایجنسی، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ 0522-2647590

صحیفہ بک سینٹر، خواجہ ٹاور، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ 9415152648

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰبَآئِهٖ فِىْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِىْ كُلِّ سَاعَةٍ۔ وَلِيًّا وَّحَافِظًا وَّقَآئِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا۔ حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلًا۔

فہرست

عرض ناشر

اسلام کے احکام میں سے ایک حکم وصیت کرنے سے متعلق ہے. جس کی اہمیت کا اندازہ قرآن مجید کی اس آیہ شریفہ سے کیا جا سکتا ہے:

"تم پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آنے والی ہو اور اگر وہ کوئی ترکہ چھوڑے تو اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے نیکی کی وصیت کرے۔"[۱]

اسی طرح سرکار رسالت مآب ﷺ نے فرمایا:

"ہر مسلمان پر وصیت کا اپنا حق ہے۔"[۲]

وصیت ایک ایسا فریضہ ہے. جس کی ادائگی میں ایک طرف خدا کی خوشنودی ہے تو دوسری طرف حقوق کی ادائگی اور تقسیم مال کی بنا پر

---

۱ سورہ بقرہ، آیت ۱۸۰

۲ وسائل الشیعہ، ج ۱۳، ص ۵۲

خانوادہ سے باہمی اختلافات کی برائی دور ہوتی ہے۔

وصیت انسان کی باریک بینی کی علامت کے ساتھ ہی ساتھ اہل حساب وکتاب ہونے کی بھی نشانی ہے۔

وصیت ان نامکمل کاموں کی تکمیل کا ذریعہ ہے جنھیں انسان مکمل نہ کر پایا ہو۔

وصیت اس انسان کی یادگار شمار ہوتی ہے جو قبر میں سوجانے کے باوجود خاندان والوں میں ہر دلعزیز شمار ہوتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں وصیت لکھنا ایک متروک عمل شمار ہونے لگا ہے لہٰذا ضرورت ہے کہ دوبارہ اسے صاحبان ایمان کے درمیان زندہ کیا جائے اور اس کی افادیت کے مدنظر اس سے تمام عمر کے افراد کو روشناس کرایا جائے۔

موجودہ کتاب اسی امر کے مدنظر شائع کی جارہی ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات قابل توجہ ہے کہ اصل کتاب فارسی زبان میں "وصیت نامہ" کے عنوان سے ہے۔ جس میں ہماری تہذیب اور ہماری مقامی ضرورتوں کے مدنظر تحقیق وتلخیص کی ضرورت تھی۔ اس کے لئے پاکستان سے چھپی کتاب "وصیت نامہ کیسے لکھا جائے" میں موجود مشہور خطیب مولانا

صادق حسن صاحب کے ماڈل وصیت نامہ سے بھی استفادہ کیا گیا۔ ان تمام ذمہ داریوں کو **المؤمل** کے ممبئی شعبہ نے بحسن وخوبی انجام دیا، جو لائق تحسین ہے۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اصلاحی تنقید کے ذریعہ اگلی اشاعت کو بہتر بنانے میں تعاون فرمائیں۔

رب کریم سے التماس ہے کہ ہمیں اسی طرح عاشقان اہل بیت علیہم السلام کی خدمت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

ناشر

*****

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اہمیت وصیت

”یہ سزاوار نہیں ہے کہ کوئی مسلمان رات کو دن سے ملا دے جب کہ اپنی وصیت کو سر کے نیچے نہ رکھے ہو۔“ [1]

کسی بھی انسان کے لئے لفظ موت نا آشنا کلمہ نہیں ہے:

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ [2]

ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

انسان زندگی کے آغاز ہی سے زندگی و موت کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ ایک دنیا میں آتا ہے اور دوسرا دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ اب اگر وہ چاہتا ہے کہ اپنے مادی اور معنوی سرمایۂ حیات کو دوسروں کے حوالے کرے تو اس کام کو نوشتہ کی شکل میں قرار

1۔ وسائل الشیعہ ج ۱۹ باب وصیت

2۔ سورۂ عنکبوت، آیت ۵۷

دے: اسی کو وصیت کہتے ہیں۔

اگر اسلامی تعلیمات کو دیکھا جائے تو وصیت کو تمام مسلمانوں کے لئے ایک لازمی امر قرار دیا گیا ہے اور یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ انسانوں کو دو وجہوں سے اپنے رشتہ داروں اور پسماندگان کے لئے وصیت کرنی چاہیے۔

۱۔ وصیت معنوی امور کے لئے کی جائے کیوں کہ خدا، اس کے رسولؐ، صالح بندے اور نیک افراد اس طرح اپنی وصیتوں میں فرماتے ہیں:

وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا [۱]

اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دو۔

اس بنا پر ضروری ہے کہ انسان اپنے اہل خانہ کو وصیت کے ذریعہ دینی احکام اور اطاعت خدا کی سفارش کرے اور ان چیزوں کی نصیحت کرے جو ان لوگوں کی معنوی ترقی اور ابدی سعادت کا سبب قرار پائے۔

۱۔ سورہ نساء، آیت ۳۶

۲۔ مادی امور کے لئے وصیت کی جائے جیسا کہ قرآن مجید کا حکم ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ [1]

تمہارے اوپر لازم ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت سامنے آئے اور اگر وہ کوئی ترکہ (مال وغیرہ) چھوڑے تو اپنے والدین اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے نیکی کی وصیت کرے۔ یہ صاحبان تقویٰ پر حق ہے۔

وصیت ایک طرح کی دور اندیشی ہے اور اسلامی اعتبار سے مستحب اور پسندیدہ عمل ہے۔ البتہ کبھی کبھی ممکن ہے لازم و واجب قرار پائے۔ مثلاً اگر لوگوں نے اس کے پاس اپنی امانتیں رکھوائی ہیں یا خود اس نے دوسروں سے کوئی چیز لی ہے اور وصیت نہ کرنے کی صورت

---

[1] سورہ بقرہ، آیت ۱۸۰

میں ان کے حق ضائع ہونے کا خطرہ ہو یا واجب حق کی ادائگی میں کوتاہی کا امکان ہو تو وصیت لازم ہو جاتی ہے۔

بہتر یہ ہے کہ ایک مسلمان کی وصیت عاقلانہ اور قانون شریعت کے مطابق ہو اسی طرح جو مال اہل خانہ تک پہنچنے والا ہو وہ ایسا ہو کہ ان کی زندگی کے لئے مناسب حال ہو۔

دو ضروری امور:

۱۔ اس وصیت نامہ کو بہتر بنانے اور ہر طرح سے صحیح قرار دینے کے لئے ہم نے مرجع تقلید حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی دام ظلہ العالی کے توضیح المسائل سے بعض ضروری اور لازمی مسئلوں کو نقل کر دیا ہے البتہ مزید تفصیل اور بقیہ مسائل کو جاننے کے لئے توضیح المسائل کا مطالعہ کیا جائے۔

۲۔ وصیت نامہ کو دو عادل گواہوں کے حضور میں لکھا جائے اس کے بعد ان سے دستخط لے کر اطمینان حاصل کر لیا جائے۔

★★★★★

وصیت کے احکام

مسئلہ ۲۷۰۳۔ ''وصیت'' یہ ہے کہ انسان تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے فلاں فلاں کام کئے جائیں یا یہ کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے مال میں سے کوئی چیز فلاں شخص کی ملکیت ہوگی یا اس کے مال میں سے کوئی چیز کسی شخص کی ملکیت میں دے دی جائے یا خیرات کی جائے یا امورِ خیریہ پر صرف کی جائے یا اپنی اولاد کے لئے اور جو لوگ اس کی کفالت میں ہوں ان کے لئے کسی کو نگراں اور سرپرست مقرر کرے اور جس شخص کو وصیت کی جائے اسے ''وصی'' کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۳۵۱۔ اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے تو اگر ممکن ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ امانت کو اس کے مالک، سرپرست یا وکیل تک پہنچا دے یا اس کو اطلاع دے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ ایسا بندوبست کرے کہ اسے اطمینان ہو جائے کہ اس کے مرنے کے بعد مال اس کے مالک کو مل جائے گا

مثلاً وصیت کرے اور اس وصیت پر گواہ مقرر کرے اور مال کے مالک کا نام اور مال کی جنس اور خصوصیات اور محل وقوع وصی اور گواہوں کو بتا دے۔

مسئلہ ۲۳۵۲۔ اگر امانت دار اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھے اور جو طریقہ اس سے پہلے مسئلے میں بتایا گیا ہے اس کے مطابق عمل نہ کرے تو وہ اس امانت کا ضامن ہوگا لہٰذا اگر امانت ضائع ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔ لیکن اگر وہ جانبر ہو جائے یا کچھ مدت گزرنے کے بعد پشیمان ہو جائے اور جو کچھ (سابقہ مسئلے میں) بتایا گیا ہے اس پر عمل کرے تو اظہر یہ ہے کہ وہ ذمے دار نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۰۹۔ جب انسان اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ لے تو ضروری ہے کہ لوگوں کی امانتیں فوراً ان کے مالکوں کو واپس کر دے یا انہیں اطلاع دے دے۔ اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۲۳۵۱ میں بیان ہو چکی ہے۔ اور اگر وہ لوگوں کا مقروض ہو اور قرضے کی ادائگی کا وقت آگیا ہو اور قرض خواہ اپنے قرضے کا مطالبہ بھی کر رہا ہو تو ضروری ہے کہ قرضہ ادا کر دے اور اگر وہ خود قرضہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو یا قرضے کی ادائگی کا وقت نہ آیا ہو یا قرض خواہ ابھی مطالبہ نہ کر رہا ہو تو

ضروری ہے کہ ایسا کام کرے جس سے اطمینان ہو جائے کہ اس کا قرض اس کی موت کے بعد قرض خواہ کو ادا کر دیا جائے گا مثلاً اس صورت میں کہ اس کے قرضے کا کسی دوسرے کو علم نہ ہو وہ وصیت کرے اور گواہوں کے سامنے وصیت کرے۔

مسئلہ ۲۷۱۰۔ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو اگر زکوٰۃ، خمس اور مظالم اس کے ذمے ہوں اور وہ انہیں اس وقت ادا نہ کر سکتا ہو لیکن اس کے پاس مال ہو یا اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی دوسرا شخص یہ چیزیں ادا کر دے گا تو ضروری ہے کہ وصیت کرے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر وہ شخص اس وقت اپنے شرعی واجبات ادا کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ فوراً ادا کرے اگرچہ وہ اپنے آپ میں موت کی نشانیاں نہ دیکھے۔

مسئلہ ۲۷۱۱۔ جو شخص اپنے آپ میں موت کی نشانیاں دیکھ رہا ہو اگر اس کی نمازیں اور روزے قضا ہوئے ہوں تو ضروری ہے کہ وصیت کرے کہ اس کے مال سے ان عبادات کی ادائگی کے لئے کسی کو اجیر بنایا جائے بلکہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو لیکن اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی شخص بلا معاوضہ یہ عبادات بجالائے گا تب بھی اس پر واجب

ہے کہ وصیت کرے لیکن اگر اس کا اپنا کوئی ہو مثلاً بڑا لڑکا ہو اور وہ شخص جانتا ہو کہ اگر اسے خبر دی جائے تو وہ اس کی قضا نمازیں اور روزے بجالائے گا تو اسے خبر دینا ہی کافی ہے، وصیت کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ ۲۷۱۹۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ نہ بیچا جائے اور اس کی آمدنی ایک معین کام میں خرچ کی جائے تو اس کے کہنے کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۷۲۸۔ جو حج متوفی پر واجب ہو نیز قرضہ اور مالی واجبات مثلاً خمس، زکوٰۃ اور مظالم جن کا ادا کرنا واجب ہو انہیں متوفی کے اصل مال سے ادا کرنا ضروری ہے خواہ متوفی نے ان کے لئے وصیت نہ بھی کی ہو۔

مسئلہ ۲۷۲۹۔ اگر متوفی کا ترکہ قرضے سے اور واجب حج سے اور ان شرعی واجبات سے جو اس پر واجب ہوں مثلاً خمس اور زکوٰۃ اور مظالم سے زیادہ ہو تو اگر اس نے وصیت کی ہو کہ اس کے مال کا تیسرا حصہ یا تیسرے حصے کی کچھ مقدار ایک معین مصرف میں لائی جائے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو جو کچھ بچے وہ ورثاء کا مال ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۰۔ جو مصرف متوفی نے معین کیا ہو اگر وہ اس کے مال کے تیسرے حصے سے زیادہ ہو تو مال کے تیسرے حصے سے زیادہ کے بارے میں اس کی وصیت اس صورت میں صحیح ہے جب ورثاء کوئی ایسی بات یا ایسا کام کریں جس سے معلوم ہو کہ انہوں نے وصیت کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دے دی ہے اور ان کا صرف راضی ہونا کافی نہیں ہے اور اگر وہ موصی کی رحلت کے کچھ عرصے بعد بھی اجازت دیں تو صحیح ہے اور اگر بعض ورثاء اجازت دے دیں اور بعض وصیت کو رد کر دیں تو جنہوں نے اجازت دی ہو ان کے حصوں کی حد تک وصیت صحیح اور نافذ ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۳۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے اور اس کی نمازوں اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے اور کوئی مستحب کام بھی انجام دیا جائے تو اگر اس نے یہ وصیت نہ کی ہو کہ یہ چیزیں مال کے تیسرے حصے سے دی جائیں تو ضروری ہے کہ اس کا قرضہ اصل مال سے دیا جائے اور پھر جو کچھ بچ جائے اس کا تیسرا حصہ نماز، روزوں (جیسی عبادات) اور ان مستحب کاموں کے مصرف میں لایا جائے جو اس نے معین کئے ہیں اور اس صورت میں جبکہ تیسرا حصہ

(ان کاموں کے لئے) کافی نہ ہوا گر ورثا اجازت
دیں تو اس کی وصیت پر عمل کرنا چاہیے اور اگر وہ اجازت
نہ دیں تو نماز اور روزوں کی قضا کی اجرت مال کے تیسرے
حصے سے دینی چاہیے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جائے تو وصیت کرنے
والے نے جو مستحب کام معین کیا ہو اس پر خرچ کرنا چاہیے۔

★★★★★

میراث کے احکام

مسئلہ ۲۷۳۷۔ جو اشخاص متوفی سے رشتہ داری کی بنا پر ترکہ پاتے ہیں ان کے تین گروہ ہیں:

۱۔ پہلا گروہ متوفی کے باپ، ماں اور اولاد کا ہے اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں اولاد کی اولاد ہے جہاں تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے۔ ان میں سے جو کوئی متوفی سے زیادہ قریب ہو وہ ترکہ پاتا ہے اور جب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجود ہو دوسرا گروہ ترکہ نہیں پاتا۔

۲۔ دوسرا گروہ، دادا، دادی، نانا، نانی، بہن اور بھائی کا ہے اور بھائی اور بہن نہ ہونے کی صورت میں ان کی اولاد ہے۔ ان میں سے جو کوئی متوفی سے زیادہ قریب ہو تو وہ ترکہ پاتا ہے۔ اور جب تک اس گروہ میں سے ایک شخص بھی موجود ہو تیسرا گروہ ترکہ نہیں پاتا۔

۳۔ تیسرا گروہ چچا، پھوپھی ماموں خالہ اور انکی اولاد کا ہے۔ اور

جب تک متوفی کے چچاؤں پھوپھیوں،
ماموؤں اور خالاؤں میں سے ایک شخص بھی زندہ ہو اس کی اولاد ترکہ نہیں پاتی لیکن اگر متوفی کا پدری چچا اور ماں باپ دونوں کی طرف سے چچازاد بھائی موجود ہو تو ترکہ باپ اور ماں کی طرف سے چچازاد بھائیوں کو ملے گا اور پدری چچا کو نہیں ملے گا لیکن اگر چچا یا چچازاد بھائی متعدد ہوں یا متوفی کی بیوی زندہ ہو تو یہ حکم اشکال سے خالی نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۳۸۔ اگر خود متوفی کا چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ اور ان کی اولاد یا ان کی اولاد کی اولاد نہ ہو تو اس کے باپ اور ماں کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ترکہ پاتے ہیں اور اگر وہ نہ ہوں تو ان کی اولاد ترکہ پاتی ہے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو متوفی کے دادا، دادی کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ترکہ پاتے ہیں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو ان کی اولاد ترکہ پاتی ہے۔

مسئلہ ۲۷۴۰۔ اگر پہلے گروہ میں سے صرف ایک شخص متوفی کا وارث ہو مثلاً باپ یا ماں یا اکلوتا بیٹا یا اکلوتی بیٹی ہو تو متوفی کا مال اسے ملتا ہے اور اگر بیٹے اور بیٹیاں وارث ہوں تو مال کو یوں تقسیم کیا جاتا

ہے کہ ہر بیٹا بیٹی سے دگنا حصہ پاتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۷۸۔ اگر کوئی عورت بے اولاد مرجائے تو اس کے سارے مال کا نصف حصہ شوہر کو اور باقی ماندہ دوسرے ورثاء کو ملتا ہے اور اگر کسی عورت کو پہلے شوہر سے یا کسی اور شوہر سے اولاد ہو تو سارے مال کا چوتھائی حصہ شوہر کو اور باقی ماندہ دوسرے ورثاء کو ملتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۷۹۔ اگر کوئی آدمی مرجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو اس کے مال کا چھوتھائی حصہ اس کی بیوی کو اور باقی دوسرے ورثاء کو ملتا ہے۔ اور اگر اس آدمی کو اس بیوی سے یا کسی اور بیوی سے اولاد ہو تو مال کا آٹھواں حصہ بیوی کو اور باقی دوسرے ورثاء کو ملتا ہے۔ اور گھر کی زمین، باغ، کھیت اور دوسری زمینوں میں سے عورت نہ خود زمین بطور میراث حاصل کرتی ہے اور نہ ہی اس کی قیمت میں سے کوئی ترکہ پاتی ہے نیز وہ گھر کی فضا میں قائم چیزوں مثلاً عمارت اور درختوں سے ترکہ نہیں پاتی لیکن ان کی قیمت کی صورت میں ترکہ پاتی ہے۔ اور جو درخت، کھیت اور عمارتیں باغ کی زمین، مزروعہ زمین اور دوسری زمینوں میں ہوں تو ان کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۲۷۸۶۔ اگر شوہر مرض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق

دے دے اور بارہ قمری مہینے گزرنے سے پہلے مرجائے تو عورت تین شرطیں پوری کرنے پر اس کی میراث سے ترکہ پاتی ہے:

۱۔ عورت نے اس مدت میں دوسرا شوہر نہ کیا ہو اور اگر دوسرا شوہر کیا ہو تو اسے میراث نہیں ملے گی اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ صلح کرلیں (یعنی متوفی کے ورثاء عورت سے مصالحت کرلیں)۔

۲۔ طلاق عورت کی مرضی اور درخواست پر نہ ہوئی ہو۔ ورنہ اسے میراث نہیں ملے گی خواہ طلاق حاصل کرنے کے لئے اس نے اپنے شوہر کو کوئی چیز دی ہو یا نہ دی ہو۔

۳۔ شوہر نے جس مرض میں عورت کو طلاق دی ہو اس مرض کے دوران اس مرض کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے مرگیا ہو۔ لہذا اگر وہ اس مرض سے شفایاب ہو جائے اور کسی اور وجہ سے مرجائے تو عورت اس سے میراث نہیں پاتی۔

مسئلہ ۲۷۸۷۔ جو کپڑے مرد نے اپنی بیوی کو پہننے کے لئے فراہم کئے ہوں اگرچہ وہ ان کپڑوں کو پہن چکی ہو پھر بھی شوہر کے مرنے کے بعد وہ شوہر کے مال کا حصہ ہوں گے۔

مسئلہ ۲۷۸۸۔ متوفی کا قرآن مجید، انگوٹھی، تلوار اور جو کپڑے وہ پہن چکا ہو وہ بڑے بیٹے کا مال ہے اور اگر پہلی تین چیزوں میں سے متوفی نے کوئی چیز ایک سے زیادہ چھوڑی ہوں مثلاً اس نے قرآن مجید کے دو نسخے یا دو انگوٹھیاں چھوڑی ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا بڑا بیٹا ان کے بارے میں دوسرے ورثاء سے مصالحت کرے اور ان چار چیزوں کے ساتھ رحل، بندوق، خنجر اور اس کے جیسے دوسرے ہتھیاروں کو بھی ملا دیں تو "وجہ" سے خالی نہیں لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ بڑا بیٹا ان چیزوں سے متعلق دوسرے ورثاء سے مصالحت کرے۔

مسئلہ ۲۷۸۹۔ اگر کسی متوفی کے بڑے بیٹے ایک سے زیادہ ہوں مثلاً دو بیویوں سے دو بیٹے بیک وقت پیدا ہوئے ہوں تو جن چیزوں کا ذکر کیا جا چکا ہے انہیں برابر برابر آپس میں تقسیم کریں۔

مسئلہ ۲۷۹۱۔ مسلمان کافر سے ترکہ پاتا ہے لیکن کافر خواہ مسلمان متوفی کا باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اس سے ترکہ نہیں پاتا۔

★★★★★

آداب وصیت

بہتر ہے کہ وصیت لکھنے سے قبل درج ذیل نماز پڑھے اور انتقال سے قبل اس دعا کو پڑھا جائے:

۱۔ نماز وصیت: اس نماز کی تاکید حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ یہ نماز دو رکعت ہے جسے نماز مغرب وعشاء کے درمیان پڑھنا ہے پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ۱۳ دفعہ سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ۱۵ دفعہ سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھے۔

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

"جو شخص ہنگام موت، نیک وصیت نہ کرے اس کی عقل اور رواداری میں کمی ہے۔"

پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ نیک وصیت کیا ہے؟ فرمایا:

جب انسان کی عمر کا آخری وقت ہو اور لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہوں تو یوں کہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَ الۡاَرۡضِ عَالِمَ الۡغَیۡبِ وَ الشَّھَادَۃِ الرَّحۡمٰنَ الرَّحِیۡمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعۡھَدُ اِلَیۡکَ فِیۡ دَارِ الدُّنۡیَا اَنِّیۡ اَشۡھَدُ اَنۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ وَحۡدَکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُکَ وَ رَسُوۡلُکَ وَ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَا رَیۡبَ فِیۡھَا وَ اَنَّکَ تَبۡعَثُ مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ وَ اَنَّ الۡحِسَابَ حَقٌّ وَ اَنَّ الۡجَنَّۃَ حَقٌّ وَ مَا وُعِدَ فِیۡھَا مِنَ النَّعِیۡمِ مِنَ الۡمَاۡکَلِ وَ الۡمَشۡرَبِ وَ النِّکَاحِ حَقٌّ وَ اَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ الۡاِیۡمَانَ حَقٌّ وَ اَنَّ الدِّیۡنَ کَمَا وَصَفۡتَ وَ اَنَّ الۡاِسۡلَامَ کَمَا شَرَعۡتَ وَ اَنَّ الۡقَوۡلَ کَمَا قُلۡتَ وَ اَنَّ الۡقُرۡاٰنَ کَمَا اَنۡزَلۡتَ وَ اَنَّکَ اَنۡتَ اللّٰہُ الۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ وَ اَنِّیۡ اَعۡھَدُ اِلَیۡکَ فِیۡ دَارِ الدُّنۡیَا اَنِّیۡ رَضِیۡتُ بِکَ رَبًّا وَ

بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ نَبِيًّا وَ بِعَلِيٍّ اِمَامًا وَ بِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ وَ رَجَائِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَ عُدَّتِيْ عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ تَنْزِلُ بِيْ فَاَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ وَ اِلٰهِيْ وَ اِلٰهُ آبَائِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا وَ آنِسْ فِيْ قَبْرِيْ وَحْشَتِيْ وَ اجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا يَوْمَ اَلْقَاكَ مَنْشُوْرًا.

"اے خدا، آسمانوں و زمین کے پیدا کرنے والے، غیب و شہادت کے جاننے والے، رحمٰن و رحیم۔ میں اس دار دنیا میں تیرے سامنے یہ عہد کرتا ہوں کہ بلا شبہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے تو یکتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک محمد (خدا کی صلوات ان پر

اور ان کی آل پر ہو) تیرے بندے اور تیرے
رسول ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی
شک وشبہ نہیں ہے اور بیشک تو قبر میں موجود تمام
افراد کو بلانے والا ہے اور بلا شبہ حساب وکتاب حق
ہے، جنت حق ہے اور جنت میں جس کھانے، پینے
اور نکاح کی نعمتوں کا وعدہ کیا گیا ہے وہ حق ہے اور
جہنم حق ہے اور ایمان حق ہے اور بے شک دین
ویسا ہی ہے جیسا تو نے بیان کیا اور بلا شبہ اسلام وہی
ہے جیسا تو نے تشریع کیا اور قول وہی ہے جسے تو
نے کہا۔ اور قرآن ویسا ہی ہے جیسا تو نے نازل
فرمایا اور بے شک تو ہی اللہ ہے جو حق مبین ہے۔
میں اس دار دنیا میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ میں
اس بات سے راضی ہوں کہ تو پروردگار ہے اور
اسلام (میرا) دین اور محمدؐ نبی ہیں اور علیؑ امام ہیں
اور قرآن (میری) کتاب ہے اور نبی اکرمؐ کے
اہلبیتؑ میرے امام ہیں۔ خدایا تو ہی مشکلات میں

میری پناہ گاہ ہے اور میرے کرب والم میں میری امید ہے اور مجھ پر آنے والے امور میں میری تکیہ گاہ ہے۔ اور تو ہی میری نعمتوں میں میرا سرپرست ہے اور میرا اور میرے آباء واجداد کا پروردگار ہے۔ محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات نازل فرما اور مجھے ایک پلک جھپکنے کے وقفہ میں بھی میرے خود کے حوالے نہ فرما اور میری قبر کی وحشت میں میرے مونس بن جا۔ اور اپنے نزدیک روز قیامت کے لئے یہ میرا عہد و پیمان قرار فرما۔"

یہ میت کا اس دن کا عہد و پیمان ہے جس دن وہ وصیت کر رہا ہے اور وصیت ہر مسلمان کے ذمہ ایک حق ہے۔"

اور پھر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا:

"اس وصیت کو جان لو اور خاندان والوں اور شیعوں کو سکھاؤ۔"

پھر فرمایا: "جبرئیل نے اسے مجھے سکھایا ہے"

★★★★★

وصیت نامہ

تعارف

پورا نام:.................ولد:.........................

تاریخ پیدائش:..............ع مطابق............ھ ق

مکمل پتہ:...

....

....

دین:.............................مذہب:.........................

نام مرجع تقلید (جس کی تقلید کرتا ہو):..........................

نام زوجہ/ ازواج ہمراہ نام والد ....

....

....

....

بیٹے/ بیٹوں کے نام ہمراہ عمر...

....

....

....

بیٹی/ بیٹیوں کے نام ہمراہ عمر..

....

....

....

مندرجہ ذیل فرد یا افراد میرے انتقال کے بعد میری جانب سے وصی ہوں گے تاکہ میری وصیت پر عمل درآمد کریں نیز ورثاء ان کے ساتھ تعاون فرمائیں گے اور اختلاف کی صورت میں مجتہد جامع الشرائط یا ان کے وکیل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

۱۔ وصی کا نام .... ولد ....

پتہ ....

....

....

دوسرا شخص/ پہلے کی معذوری کی صورت میں:

۲۔ وصی کا نام .... ولد ....

پتہ ....

....

میرے بعد میرے نابالغ بچوں کے لئے میرے والد محترم

ولی کے فرائض ان بچوں کے سن رشد تک پہنچنے تک

انجام دیں گے اور ان کی معذوری یا ضعیفی یا موت کی صورت میں

مندرجہ ذیل افراد ولی کے فرائض انجام دیں گے۔

۱۔ محترم/محترمہ .... ولد/بنت ....

پتہ ....

....

ان کی معذوری کی صورت میں:

۲۔ محترم/محترمہ .... ولد/بنت ....

پتہ ....

....

۲۔ اصل ترکہ سے کی جانے والی ادائگیاں

۱۔ غسل وکفن اور دفن کا خرچہ

ترکہ کے ایک تہائی حصے سے ادا کیا جائے

یا

اصل ترکہ سے ادا کیا جائے

یا

میرے رشتہ دار جناب .... ادا کریں۔

۲۔ میری زوجہ/ازواج .... کا مہر

☐ ادا ہو گیا ہے ☐ ادا کرنا ہے

۳۔ قرض/قرض حسنہ درج ذیل ہے:

	قرض دہندہ	ولد	پتہ	رقم
الف				
ب				
ج				
د				

۴۔ مال وملکیت

الف: قابل نقل مال:

(۱) نقد ....

(۲) بینک .... اکاؤنٹ نمبر ....

بینک .... اکاؤنٹ نمبر ....

بینک .... اکاؤنٹ نمبر ....

(۳) زیورات ....

ب: غیر قابل نقل مال:

(۱) زمین کی تفصیل ....

....

(۲) گھر کی تفصیل ....

....

....

(۳) باغ یا کھیت کی تفصیل..

....

....

۵۔ ردِّ مظالم (کسی کو مالی نقصان پہنچایا ہو تو اس کا معاوضہ)

دیّت (کسی کو جسمانی نقصان پہنچایا ہو تو اس کا معاوضہ)

	شخص کا نام	ولد	پتہ	رقم
الف				
ب				
ج				
د				

۶۔ خمس / زکات

سہم مبارک امامؑ..

سہم سادات..

زکات / خمس..

فطرہ..

ادائگی خمس کی تاریخ..

ادائگی زکات کی تاریخ..

۷۔ واجب حج

☐ واجب نہیں ہوا یا

☐ واجب تھا ادا ہو گیا یا

☐ واجب تھا ادا نہ ہو پایا۔

۸۔ واجب نمازیں:

☐ تمام ادا ہو گئیں یا

☐ ذیل کی نمازیں واجب رہ گئی ہیں:

نماز صبح.........روز نماز ظہر.........روز

نماز عصر.........روز نماز مغرب.........روز نماز عشاء.........روز

۹۔ واجب روزے:

☐ ادا ہو گئے۔

☐ ذیل کے دنوں کے باقی ہیں:

.........دن کے واجب روزے

.........دن کے کفارے کے روزے

.........دن کا فدیہ

۱۰۔ درج ذیل مستحب امور میں میرے ترکہ میں سے رقم خرچ کی جائے:

امور	رقم
۱۔	
۲۔	
۳۔	
۴۔	
۵۔	

(نوٹ: میت میں شرکت کرنے والوں کو کھانے کھلانے کی وصیت کرنا مستحب ہے)

۳۔ذمہ داریاں:

۱۔ دوسروں کی میرے پاس امانت جو واپس کرنی ہیں:

شخص کا نام	والد	پتہ	امانت
۱)			
۲)			
۳)			
۴)			
۵)			

۲۔ دوسروں کے پاس میری امانتیں:

شخص کا نام	ولد	پتہ	امانت
۱)			
۲)			
۳)			
۴)			
۵)			

۳۔ دوسروں کے پاس میرے قرض

شخص کا نام	ولد	پتہ	رقم
۱)			
۲)			
۳)			
۴)			
۵)			

۲۔ میرے ترکہ کے ایک تہائی میں سے مندرجہ مقامات پہ مال دیا جائے:

(۱) مستحب کام:

	امور	رقم
الف: قرآت قرآن		
ب: زیارت		
ج: مجالس عزاء		

(۲) رشتہ دارو متعلقین:

مندرجہ ذیل رشتہ داروں و متعلقین کو میرے ترکہ میں سے مال دیا جائے یہ میری آرزو ہے:

	نام	رقم
الف:		
ب:		
ج:		
د:		
ہ:		

میری خواہش:

۱۔ میری نماز میت جناب مولانا.. صاحب قبلہ سے پڑھوائی جائے، اگر وہ راضی ہوں۔

۲۔ اگر ممکن ہو تو مجھے.. قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۳۔ میری مجلس سوئم جناب.. صاحب قبلہ سے بصورت امکان پڑھوائی جائے۔

۴۔ میری مجلس چہلم جناب.. صاحب قبلہ سے بصورت امکان پڑھوائی جائے۔

۵۔ میری طرف سے التماس کی جائے کہ جناب.. صاحب میرے لئے قرآن خوانی / ایصال ثواب فرمائیں:

معذرت نامہ:

میں اپنے تمام رشتہ داروں، ساتھیوں، دوستوں اور دیگر متعلقین سے التماس کرتا ہوں کہ میری جانب سے اگر قصداً یا سہواً کسی بھی قسم کی جسمانی، ذہنی یا روحانی تکلیف پہنچی ہو تو از راہ کرم مجھ کو تہہ دل سے معاف فرمادیں۔

میں ان حقوق کے لئے بھی معذرت خواہ ہوں جنہیں ادا نہ کرسکا۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے ان حقوق کے لئے جو میرے تھے اور ادا نہ ہو سکے، ان سب کو معاف کرتا ہوں۔ خدا سے ان سب کے لئے طلب عفو کرتا ہوں۔

میں تمام مومنین کرام سے بھی معذرت خواہ ہوں جن کی عمداً یا سہواً غیبت یا چغلی ہوگئی ہو کہ وہ مہربانی فرما کر مجھے معاف کردیں تا کہ خدا میری مغفرت کرے۔

میں بھی اپنے بارے میں کی گئی کسی بھی برادر ایمانی کی غیبت و چغلی یا کوئی اذیت روحانی، جسمانی یا ذہنی (جس سے مجھے کوئی تکلیف پہنچی ہو) کو معاف کرتا ہوا ور خدا سے ان سب کے لئے طلب عفو کرتا ہوں۔

★★★★★

تاریخ: ____________ دستخط ____________

گواہ کا نام:

۱۔نام ____________ دستخط ____________

۲۔نام ____________ دستخط ____________

ہماری کتابیں





مؤسسة المؤمل الثقافية
AL-MU'AMMAL CULTURAL FOUNDATION

AL-MU'AMMAL CULTURAL FOUNDATION

546/203, Near Era's Medical College
Sarfarazganj, Lucknow-226003
Ph.: 0522-2405646, Mob.: 9839459672, 9044866768
E-mail: contact@al-muammal.org
www.al-muammal.org